



فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَامْحَرْطِ
(الکوثر: ۲)

”پس اپنے رب کے لیے صلوٰۃ ادا کرو اور اُسی کے نام پر قربانی کرو۔“

قربانی اللہ کا حق

رابطہ کیلئے پتہ:

محمد حنیف، پوسٹ بکس نمبر ۲۸۰۷، مسجد توحید، توحید روڈ، کیاٹری، کراچی

فون: 2850510-2854484

www.emanekhalis.com, www.therealislam.net

فَاذْكُرُوا اللَّهَ الَّذِي عَلَيْهَا (الحج: ۳۶)
”پس ان پر صرف اللہ کا نام لو۔“

غیر اللہ کے نام پر قربانی شرک ہے: چونکہ قربانی بھی دیگر عبادات کی طرح ایک عبادت ہے، اسی لیے غیور رب نے قربانی میں بھی کسی قسم کے شرک کو سختی سے روک دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر قسم کا صدقہ و خیرات، نذر و نیاز اور قربانی مالی عبادت ہے، اور ہر قسم کی عبادت کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے، اور اللہ کی عبادت میں کسی کو بھی شریک کرنا شرک ہے جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے کہ

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (لقمن: ۱۳)
”بلاشبہ شرک سب سے بڑا ظلم ہے“

اور حدیث قدسی میں ذات کے شرک کو اللہ تعالیٰ نے گالی سے تعبیر فرمایا ہے:

يَسْتَمْنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْتَمْنِي

(صحیح بخاری: کتاب بدء الخلق، پہلا باب)

”آدم کی اولاد (بنی نوع انسان) مجھے گالی دیتی ہے اور اس کو یہ حق نہیں کہ مجھے گالی دے“

جولوگ غیر اللہ کے نام پر قربانی اور نذر و نیاز کرتے ہیں، ان کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے کہ

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَحْلُقُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللَّهِ لَكُنْتُمْ عُكَاكُتُمْ تَقْتَرُونَ (النحل: ۵۶)
”یہ لوگ ہمارے دیئے ہوئے رزق (کھیتی، مال، مویشی) میں سے ایک حصہ (نذر و نیاز) ان ہستیوں کا مقرر کرتے ہیں جن کے متعلق ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اللہ کی قسم جو کچھ تم کرتے رہے اس کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا“

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَجَعَلُوا لِلَّهِ وَمَا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَذَا لِلَّهِ بِزَعْوِهِمْ وَهَذَا لِلشُّرَكَائِنَا (الانعام: ۱۳۷)

”ان لوگوں نے اللہ کے لیے اس کی پیدا کی ہوئی کھیتوں اور جانوروں میں سے ایک حصہ مقرر کیا ہے اور اپنے خیال میں کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے واسطے ہیں اور یہ ہمارے شریکوں کے لیے ہے۔“

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ قربانی اور نذر و نیاز صرف اللہ کے نام پر ہونی چاہیے اور کسی بھی غیر اللہ کے نام پر قربانی کرنا یا اس میں اُن کا حصہ لگانا مشرکوں کا کام ہے چاہے وہ بت ہوں، درخت، پہاڑ یا دیگر جہادات، عناصرا رجبہ آگ، ہوا، مٹی، پانی ہوں یا قبریں و آستانے، انبیاء و اولیاء ہوں یا شہداء و صلحاء۔

اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے جو انسان کی ہدایت و رہنمائی اور دنیا و آخرت میں نجات و کامیابی کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ اور پہلو اس کی تعلیمات سے خالی نہیں۔ عبادات دین اسلام کی بنیاد ہیں۔ رب کائنات نے انسان کی پیدائش و تخلیق کا مقصد ہی عبادت و بندگی بتایا ہے۔ اللہ واحد کا فرمان ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریت: ۵۶)
”اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔“

قربانی عبادت ہے: صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کی طرح قربانی بھی ایک عبادت ہے۔ دیگر عبادات کی طرح قربانی بھی صرف کفر و شرک سے پاک ایمان لانے والوں پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کے ذریعے اعلان کروا دیا کہ:

قُلْ إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الانعام: ۱۶۲)
”(اے نبی!) کہہ دیجیے کہ میری صلوٰۃ اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔“

پھر یہی اعلان و اقرار ہر ایمان والا اپنی صلوٰۃ میں ان الفاظ میں کرتا ہے:

الَّتِي حَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

(صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب التشهد فی الاخرة)

”تمام قربانی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں۔“

پھر اگر زندگی میں کوئی بھی کامیابی و خوشی میسر آجائے یا رب کا شکر ادا کرنا ہو تو رسول اللہ ﷺ کو جو حکم دیا گیا، وہ آپ ﷺ کے امتیوں کے لیے بھی ہے کہ:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر: ۲)

”پس اپنے رب کے لیے صلوٰۃ ادا کرو اور اُس کے نام پر قربانی کرو۔“

قربانی صرف اللہ کے نام پر: اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قربانی کا حکم آدم علیہ السلام کے دور سے ہی ہر شریعت میں موجود رہا ہے۔ قرآن مجید میں آسمانوں اور زمین کے خالق نے فرما دیا ہے کہ:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا نَسْكَالِئِكُمْ لِلَّهِ تَارَةً عَلَىٰ مَا رَزَقْتَهُمْ مِنْ بَيْنِ يَمِينِ الْأَنْفَاكُ (الحج: ۳۴)

”اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے تاکہ وہ ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے ان کو عطا فرمائے ہیں“

شرک کرنے اور حرام کھانے کا انجام: اب جو بھی شخص قربانی اور نذرو نیاز، صدقہ و خیرات جیسی عبادات میں اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک ٹھہرائے اور زبان کے چٹخاروں اور دنیا والوں کی خوشی کی خاطر شرک کرنے کے بعد حرام کھائے تو ایسے لوگوں کا انجام بھی دردناک ہے۔ ہم سب کا خالق و رازق، رب کائنات اعلان فرماتا ہے کہ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (النساء: ۱۱۶)
 ”بے شک اللہ اس کو معاف نہ کرے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے۔ اس کے علاوہ وہ جس گناہ کو چاہے گا معاف کر دے گا۔“

اور ایک جگہ فرمایا کہ
 إِنَّكَ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَزَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (المائدة: ۷۲)

”بے شک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔“

پھر نبی ﷺ کی غیر اللہ کے نام سے کوئی چیز منسوب کرنے والوں سے نفرت و بیزاری بھی ملاحظہ کی جائے؛ فرمایا:
 لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ (مسلم: کتاب الاضاحی، باب تحریم الذبیح لغير الله تعالى و لعن فاعله)
 ”جس نے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا، اس پر اللہ نے لعنت کی۔“

قربانی کا مقصد: قربانی کا مقصد پیٹ بھرنا، دکھاوا یا فضول خرچی نہیں، بلکہ مومنوں میں قربانی کا جذبہ پیدا کرنا، اللہ کے لیے اپنی عزیز ترین چیز سے جدائی اختیار کرنے کے لیے ان کو ہمہ تن تیار کرنا، ان کی سیرت و کردار کی تعمیر کرنا اور ان میں خشیت و تقویٰ کے اوصاف ابھارنا ہے۔ فرمان الہی ہے کہ
 لَنْ يَتَّكِلَ اللَّهُ فُجُوءَهُمْ وَلَا دِمَآؤُهُمْ وَلَكِنْ يَتَّكِلُ الْتَّقَوٰى مِنْكُمْ (الحج: ۳۷)
 ”اللہ تمہاری قربانیوں کا گوشت یا خون ہرگز نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔“

حقیقت تو یہ ہے کہ صرف قربانی ہی نہیں بلکہ دیگر تمام عبادات، صوم و صلوة، حج و زکوٰۃ، وغیرہ کا مقصد بھی ایمان والوں میں تقویٰ یا پرہیزگاری کی صفت پیدا کرنا اور اسے ابھارنا ہے تاکہ خلوت و علوت میں ہر جگہ اور ہر وقت صرف ایک اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے زندگی گزاریں۔ پوری انسانیت کو اس کے مالک کا حکم ہے کہ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرة: ۲۱)
 ”اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔“

غیر اللہ کے نام کا کھانا حرام ہے: گزشتہ ادوار جاہلیت کی طرح آج کے ”جدید دور جاہلیت“ میں بھی مخصوص دنوں میں غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیے جاتے ہیں یا کھانے پکائے جاتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا یہ حلال ہیں یا حرام، ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو دیکھنا اور ماننا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیجیے، فرمایا کہ

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ (البقرة: ۱۷۳)
 ”بے شک اللہ نے تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور ہر اس چیز کو جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، حرام کر دیا ہے“
 ان چار حرام چیزوں کو دوسری جگہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (المائدة: ۳، الانعام: ۱۴۵، النحل: ۱۱۵)

ان ہی میں سے ایک جگہ پر ہمارے رب نے خبردار کر دیا کہ

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدة: ۳)

”اور وہ بھی (حرام ہے) جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو“

معلوم ہوا کہ خنزیر، مردار اور سیال خون کی طرح غیر اللہ کے نام ذبح کیا گیا جانور اور پکایا گیا کھانا بھی حرام ہے، چاہے وہ کسی کے بھی نام پر ہو اور خواہ اس پر قرآن کی کتنی ہی آیات پڑھی گئی ہوں۔ لہذا کسی بھی نبی، ولی، شہید یا بزرگ کے نام مرغ، بکرا، اونٹ، وغیرہ ذبح کرنا یا حلوانہ، دلہ، کچھڑا (عام معروف حلیم)، کھیر، بریانی، وغیرہ پکانا اور کھانا ایک مسلمان کے لیے بالکل حرام ہے۔

حدیث میں زید بن عمرو بن نفیلؓ کا واقعہ لکھا ہے کہ زمانہ نبوت سے قبل ان کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں دسترخوان پر گوشت بھی پیش ہوا۔ زیدؓ نے یہ کہہ کر اسے کھانے سے انکار کر دیا کہ میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جو تم اپنے آستانوں پر ذبح کرتے ہو بلکہ میں تو اسی جانور کا گوشت کھاؤں گا جو اللہ کے نام پر کھانا جائے۔ جانوروں کے ذبح کرنے میں قریش کا عیب بتاتے ہوئے زیدؓ ان سے کہتے تھے کہ بکری تو اللہ نے پیدا کی، آسمان سے پانی بھی اسی نے برسایا (جس کو بکری پیتی ہے) اور اس کے لیے زمین سے چارہ بھی اسی نے اگایا (جس کو بکری کھاتی ہے) پھر تم لوگ اسی کو اوروں کے نام پر کھاتے ہو! زیدؓ ایمان کے اس فعل کو رد کرتے تھے اور اسے بڑا گناہ سمجھتے تھے۔

(صحیح بخاری: کتاب المناقب، باب حدیث زید بن عمرو بن نفیل)

اس حدیث کی روشنی میں ان لوگوں کے لیے سبق ہے جو اللہ کے دیئے ہوئے، اللہ کے پیدا کیے ہوئے رزق کو غیر اللہ سے منسوب کرتے ہیں: جانور کا گوشت اللہ کا پیدا کردہ، چاول اللہ کا پیدا کردہ، دیگر سب لوازم بھی اللہ ہی کے پیدا کردہ، مگر بریانی کی دیگ چڑھادی کسی بابا کے نام کی!

مومنین کو اس عبادت کی ادائیگی کے موقع پر ریا کاری اور نمود و نمائش سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ عبادت رائیگاں اور شرک خفی کے گناہ کا بوجھ مقدر بن جائے۔

فضائل ماہ ذی الحجۃ: ☆ ذی الحجۃ عید کا مہینہ ہے، یہ چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے ☆ ذی الحجۃ کا پہلا عشرہ بہت فضیلت والا ہے۔ اس عشرے میں نیک اعمال دوسرے ایام کے نیک اعمال سے زیادہ افضل ہیں سوائے ایسے جہاد کے جس میں آدمی اپنی جان و مال دونوں قربان کر دے۔ (سنن ابی داؤد: کتاب الصیام، باب فی صوم العشر) لہذا اس عشرے میں کثرت سے نیک اعمال کیجیے ☆ یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحجۃ فضیلت والا دن ہے۔ اس دن روزہ رکھنے سے گزشتہ اور آئندہ سال کے

گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر و صوم یوم عرفہ.....) ☆ ۹ ذی الحجۃ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجۃ کی عصر تک ہر فرض صلوٰۃ کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھیں۔ امام کے پیچھے صحابہ اور صحابیات ؓ تکبیرات پڑھتے تھے۔ (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب التکبیر ایام منی.....) تکبیرات کے لیے صحابہ ؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں: **اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ** (مصنف ابن ابی شیبہ: کتاب الصلوات، باب التکبیر من ای یوم هو الی ای الساعۃ / باب کیف یکبر یوم عرفہ)

آداب یوم عید الاضحی: ☆ بغیر کچھ کھائے عید گاہ جائیں۔ واپسی پر کوئی بھی حلال چیز کھائی جاسکتی ہے۔ یہ تصور لغو اور باطل ہے کہ قربانی کے جانور کی کٹی یا گوشت سے ہی یہ ”روزہ“ کھلے گا۔ نبی ﷺ عید الفطر کی صلوٰۃ کے لیے کچھ کھا کر نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے لیے بغیر کچھ کھائے۔ (جامع ترمذی: کتاب العیدین، باب ماجاء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج) ☆ راستے میں بلند آواز سے تکبیر تشریق پڑھتے ہوئے جائیں۔ صحابہ کرام ؓ بازاروں میں بھی تکبیر تشریق زور سے پڑھتے جاتے تھے۔ (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق) ☆ عید کی صلوٰۃ کو عید گاہ میں پڑھیں۔ (ایضاً، باب الخروج الی المصلی بغیر منہن) ☆ بارش (یا کسی اور عذر کے پیش نظر) صلوٰۃ العید مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے۔ (سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ، باب یصلی بالناس العید فی المسجد اذا کان یوم مطر) ☆ صلوٰۃ العید کے لیے نہ اذان دی جائے اور نہ اقامت کہی جائے۔ (صحیح مسلم: کتاب صلاۃ العیدین، رواہ جابر ؓ) ☆ صلوٰۃ العید کی دو رکعتوں سے پہلے اور بعد کو کوئی اور صلوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب الصلاۃ قبل العید و بعدھا) ☆ عید گاہ میں جا کر سب سے پہلے صلوٰۃ العید ادا کی جائے۔ (صحیح بخاری: کتاب

قربانی کی فضیلت و تاکید: اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم بندے ابراہیم علیہ السلام کی کئی باتوں میں آزمائش کر کے انہیں لوگوں کا مقتداء بنایا۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ انہیں خواب میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے جواں سال بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ باپ کے معلوم کرنے پر فرما کر بیٹے نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے کہا کہ اپنے اس خواب پر عمل کیجیے، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے۔ اور انہوں نے ایسا کر دیا۔ ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کے امتحان و آزمائش میں کامیابی کے واقعے کی یادگار کے طور پر، جسے سورہ صافات میں بیان کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قربانی کے اس سلسلے کو ہمیشہ کے لیے جاری فرمادیا۔ چنانچہ فرمایا:

وَقَدْ كُنَّا مِنْ نَجْمٍ عَظِيمٍ ۝ وَكُنَّا عَلَيْكَ فِي الْآخِرِينَ ۝ (الصافات: ۱۰۷، ۱۰۸)

”اور اس کے بدلے میں ہم نے ایک بڑی قربانی دی اور ہم نے اس (چلن) کو بعد والوں کے لیے باقی رکھا“

ایک روایت میں قربانی کی فضیلت اور اجر کا ذکر اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

مَا عَمِلَ آدَمِيُّ بْنُ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَخْلَافِهَا وَأَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطُيْبُوا بِهَا نَفْسًا

(ترمذی: کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضاحیہ)

”قربانی کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک (قربانی کے جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ کوئی عمل نہیں۔

قیامت کے روز وہ (قربانی کا جانور) اپنے سینوں، بالوں اور کھروں سمیت حاضر ہوگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ اللہ کے یہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لہذا قربانی دل کی خوشی اور پوری آمادگی کے ساتھ کیا کرو۔“

اسی طرح کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ قربانی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ ؓ نے پوچھا کہ اس میں ہمارے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟ فرمایا کہ ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ صحابہ ؓ نے پوچھا کہ اور اون کے بدلے؟ فرمایا کہ اون کے ہر رویں کے بدلے میں بھی ایک نیکی ملے گی۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضاحیہ)

قرآن وحدیث کے مندرجہ بالا واضح احکامات و فرامین سے معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں اس کے نام پر قربانی کرنا نہ صرف یہ بہت اجر و ثواب کا کام ہے بلکہ انبیاء علیہم السلام کی سنت بھی ہے۔ اس کی ادائیگی سے انکار کرنا یا اس کو خونریزی اور جانوروں کے ساتھ ظلم قرار دینا، اس کا مذاق اڑانا، حفظان صحت کے خلاف کہنا، قرآن وحدیث سے انکار کرنا ہے۔ ایسا کرنے والوں کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے، اور

العیدین، باب الخروج الى المصلى بغير منبر) ☆ صلوٰۃ کے بعد امام مقتدیوں کے سامنے کھڑے ہو کر، بغیر کسی منبر کے، خطبہ پڑھے اور مقتدی اپنی جگہوں پر بیٹھ کر خاموشی سے سنیں۔ (ایضاً) ☆ خواتین بھی عید گاہ آئیں اور اگر مجبوراً صلوٰۃ ادا نہ کر سکیں تو الگ بیٹھ کر تکبیر پڑھتی رہیں اور مومنوں کی دعا میں شرکت کریں یعنی خطبہ سنیں۔ (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب خروج النساء والخیض الى المصلى) ☆ خطبے کے بعد راستہ بدل کر واپس جائیں۔ (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب من خالف الطريق اذا رجع يوم العيد) ☆ اگر کسی کو صلوٰۃ العید کی جماعت نہ مل سکے تو وہ (بغیر زائد تکبیرات کے صرف) دو رکعات پڑھ لے۔ (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب اذا فاتہ العيد یصلی رکعتین) عید پر یا اسی کے حوالے سے بعد کے دنوں میں خاص طور سے گلے ملنا یا مصافحہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ اگر اسے ثواب اور نیکی جان کر کیا جائے تو بدعت ہونے کے سبب الٹا گناہ ملے گا۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الصوم، باب صوم يوم النحر) ☆ اسی طرح ایام تشریق کے روزوں کی بھی اجازت نہیں۔ (صحیح بخاری: کتاب الصوم، باب صیام ایام تشریق) ☆ اجرو ثواب کے ان دنوں کو بھولو لعب، ناجائز اور حرام کاموں سے ضائع نہ کیا جائے۔

مسائل قربانی: قربانی کے لیے مویشیوں میں سے بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے کے زیادہ کا انتخاب کیا جائے (الانعام: ۱۴۳، ۱۴۴) جو بالغ ہو (سنن ابی داؤد: کتاب الضحایا، باب ما یجوز من السن فی الضحایا) جس کی پہچان اس کے سامنے کے دو دانتوں کا بڑا ہو جانا ہے جو بھیڑ بکری کے ایک سال میں، گائے کے دو سال میں اور اونٹ کے پانچ سال میں ہو جاتے ہیں۔ قربانی کا جانور ہر عیب سے پاک ہو۔ ایسے جانور کی قربانی نہ کی جائے جو لنگڑا ہو اور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، کا نا ہو اور اس کا کا نا پن ظاہر ہو، بہت بیمار ہو اور اس کا مرض ظاہر ہو، ایسا لاغر ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گودا ہی نہ ہو، جس کے ہاتھ پیر ٹوٹے ہوئے ہوں، جس کا سینگ جڑ سے اکھڑا ہوا ہو یا آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو، جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو، چڑا ہوا ہو یا چھدا ہوا ہو۔ (ایضاً) مینڈھوں بکروں کا خسی ہونا عیب نہیں۔ نبی ﷺ نے دو چتکبرے خسی مینڈھوں کی قربانی کی۔ (ایضاً، باب ما یستحب من الضحایا) گائے میں سات تک اور اونٹ میں دس تک حصے دار ہو سکتے ہیں۔ (جامع ترمذی: کتاب الضحایا، باب فی الاشتراك فی الاضحية) اگر قربانی کا جانور گاہن ہو تو اس کے بچے کی بھی قربانی کر دی جائے۔ (ایضاً) قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا کر اپنے ہاتھ سے ذبح کیا جائے، بکرا مینڈھا ہو تو اس کی گردن پر پیر رکھنا بھی سنت ہے۔ (سنن ابی داؤد: کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا) البتہ اونٹ کو کھڑا کر کے خمر کرنے کا حکم قرآن میں موجود ہے۔ (الحج: ۳۶) جو شخص قربانی کا ارادہ کرے، وہ ذی الحجہ شروع

ہونے کے بعد سے قربانی ہونے تک ناخن، بال یا رواں نہ تراشے۔ (صحیح مسلم: کتاب الاضاحی، باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجة.....) ☆ جو شخص قربانی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور وہ بھی اگر ان دنوں میں ناخن اور بال نہ تراشے تو اسے بھی قربانی کا ثواب مل جائے گا۔ (سنن نسائی: کتاب الضحایا، باب من لم یجد الاضحية) ☆ صلوٰۃ العید کے بعد قربانی کرنی چاہیے۔ (صحیح بخاری: کتاب الاضاحی، باب الذبح بعد الصلاة) ☆ جس نے صلوٰۃ العید سے پہلے قربانی کی، وہ قربانی نہیں ہوئی بلکہ صرف ایک ذبیحہ ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الاضاحی، باب سنة الاضحية) ☆ صلوٰۃ کے بعد وہ دوبارہ قربانی کرے۔ (ایضاً، باب من ذبح قبل الصلاة اعداد) ☆ دوسری عبادات کی طرح قربانی بھی صرف صحیح ایمان کے حامل لوگوں پر واجب ہے، لہذا کفر و شرک و بدعت سے آلودہ عقائد و اعمال اختیار کرنے والے مسلک پرستوں کے ساتھ قربانی میں حصہ ڈالنا جائز نہیں خواہ وہ قرہبی عزیز و رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ نیز حرام کمائی سے کی جانے والی قربانی بھی جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک مال ہی قبول کرتا ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب و تربیتها) لہذا ایمان اور حلال کمائی کی اہمیت کا خیال رکھتے ہوئے قربانی کی جائے ☆ قربانی کا گوشت شروع دور میں تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت تھی، بعد میں اس کی اجازت دے دی گئی کہ کھاؤ، رکھو اور بانٹو۔ (صحیح مسلم: کتاب الاضاحی، باب ما کان من النہی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث.....) اس حدیث سے یہ انتخاب معلوم ہوا کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں: ایک اپنے کھانے کے لیے رکھ لیا جائے، دوسرا عزیز و اقارب کو دے دیا جائے اور تیسرا مساکین میں تقسیم کر دیا جائے۔ قربانی کے گوشت کے لیے اللہ کا حکم ہے کہ اس میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت کرنے والوں اور مفلسوں کو کھلاؤ۔ (الحج: ۳۶) ایسا نہ کیا جائے کہ قربانی کے گوشت سے مہینوں ڈیپ فریزر بھرے رہیں اور محتاجوں مسکینوں کو پوچھا بھی نہ جائے! قربانی کے گوشت کے زیادہ حقدار غرباء، مساکین اور وہ رشتے دار یا پڑوسی ہیں جو قربانی کی طاقت و استطاعت نہ رکھتے ہوں، البتہ ان لوگوں میں بھی ہر درجے میں مخلص مومنین قابل ترجیح ہیں۔ ہاں ایسے لوگوں کو قربانی کا گوشت دینے کی کوئی ضرورت نہیں جنہوں نے خود قربانی کی ہو اور جن کے یہاں قربانی کا گوشت وافر مقدار میں موجود ہو ☆ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، قربانی بھی صحیح ایمان والے صاحب نصاب مسلمین پر فرض ہے، اس لیے کفر یہ شریک عقائد رکھنے والے مسلک پرستوں کے ساتھ مل کر قربانی نہ کی جائے اور نہ ہی ان کی قربانی کا گوشت لیا جائے۔ اگر انکار کی ہمت نہ ہو تو لے کر کسی مانگنے والے کو دے دیا جائے۔ ☆ قربانی کی کھال بھی صدقہ کر دینی چاہیے، اسے قصائی کی اجرت میں دینے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا۔ (صحیح بخاری: کتاب الحج، باب لا یعطى الجزار من الهدی شیئاً) قربانی کی کھالیں مستحق غرباء و مساکین کو دینی چاہئیں؛

فرقہ پرستوں، سیاسی پارٹی بازوں، لسانی ٹھیکیداروں، انسانی فلاح و بہبود اور رفاه عام کے نام پر مال بٹورنے والی تنظیموں اور جماعتوں اور قصائیوں کو قربانی کی کھالیں دے کر ثواب ضائع نہ کریں اور ان کے گناہوں میں حصہ ڈال کر التاعذاب مول نہ لیں۔ کھالیں زبردستی لے جانے والے دہشت گردوں کو نرمی سے سمجھانے کی کوشش کریں، اگر باز نہ آئیں تو ان سے نہ الجھیں اور اگر کر سکتے ہوں تو کھال کی قیمت کے برابر صدقہ کر دیں اور کھالوں کے لیٹروں کے لیے ایمان و اصلاح کی دعا کریں۔

قربانی کی دعا: قربانی کے جانور پر چھری پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰهَیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوَتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحَیَاِیَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَن بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ (سنن ابی داؤد: کتاب الضحایا، باب ما یستحب من انضحایا) (عَنْ کے بعد قربانی کرنے والا اپنا نام لے، جسے دار ہوں تو سب کا نام لیا جائے) ”میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر ہوں جو یکسو اور مسلم تھے، میں شرکوں میں سے نہیں ہوں؛ بے شک میری صلوٰۃ، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں؛ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمین میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ (جانور) تیری طرف سے ملا ہے اور تیرے ہی لیے کی طرف سے قربان کیا جا رہا ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“

الحمد للہ ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر عید الاضحیٰ کا عظیم دن آیا ہے اور یہ پیغام دے رہا ہے کہ الہ واحد کی بندگی اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور تبلیغ دین میں بوقت ضرورت اپنی جان و مال، رشتے ناتے، قوم و وطن اور عزیز از جان اولاد بھی قربان کرنا یا چھوڑنا پڑ جائے تو اللہ کا سپاہیوں میں یہ جذبہ و امنگ پیدا ہو جائے تو ڈنکے کی چوٹ پر ایسا کر گزرے اور کسی کی پرواہ نہ کرے۔ جن لوگوں میں یہ جذبہ و امنگ پیدا ہو جائے تو اصل عید انہی جواں مردوں کی ہے۔ سوچیے! کیا ہم اُن خوش نصیبوں میں شامل ہیں؟

خطبات عید الفطر کا پہلا خطبہ

اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ -

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِیْنُهٗ مَنْ یَّهْدِیْہِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُضِلِّہٗ فَلَا هَادِیَ لَہٗ وَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اَمَّا بَعْدُ ! - فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَ مِنْ هَمَزِہٖ وَ نَفْحِہٖ وَ نَفْثِہٖ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

اٰیْنَۤا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَ اَنۡفَقُوْا مِمَّا جَعَلَکُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْہِۙ فَاَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ اَنۡفَقُوْا اَمۡرًا کَبِیْرًا ۝۱۱۱
اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فِیْضُوْفًا لَّہٗ وَلَہٗ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ۝۱۱۲
اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ -
وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالِہُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ

سَبْعَ سَنَآئِلٍ فِیۡ كُلِّ سَنۡبَلَةٍ فَاِنَّ حَبَّةَ اللّٰہِ یُضَاعَفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ۝۱۱۳ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ
اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ -
وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالِہُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَآ یُتَّعٰوَنَ مَا اَنۡفَقُوْا
مِمَّا وَاَلَا اَذٰی تُہَمُّ اَجْرُہُمْ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمۡ وَ لَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝۱۱۴

اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ -
وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالِہُمْ بِالْیَسْرِ وَ النَّهَارِ سِرًّا
وَ عَلَآنِیَّةً فَآلَہُمۡ اَجْرُہُمْ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمۡ وَ لَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝۱۱۵
اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ -

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: لَیْسَ الْبِرُّ اَنْ تُوْلُوْا وُجُوْہَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ
وَلٰکِنِ الْبِرُّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلَآئِکَۃِ وَ الْکِتٰبِ وَ النَّبِیِّنَ وَ اٰتٰی الْمَالَ عَلٰی
حُبِّہٖ ذَوٰی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنَ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ وَ السَّآئِلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ
وَ اٰتٰی الزَّکٰوۃَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعہَدِہُمۡ اِذَا عٰہَدُوْا وَ الضَّآئِرِیْنَ فِی الْبَآسَآءِ وَ الضَّرَآءِ وَ حِیْنَ الْہٰلَسِ

أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ كَرِيمَةٌ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - أَيُّهَا الْإِخْوَةُ! يَوْمَ الْعِيدِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلْكَوْمِ عِيدًا وَ هَذَا عِيدُنَا -

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَ النَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعْظُمُهُمْ وَيُؤْصِيهِمْ وَ يَأْمُرُهُمْ وَ إِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قِطْعَةً أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

دوسرا خطبہ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نُؤْمِنُ بِهِ وَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ - صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ - وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسْكِينِ وَ الْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغَارِمِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَ اللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَ الْحُرِّ وَ الذَّكَرِ وَ الْأُنْثَى وَ الصَّغِيرِ وَ الْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ أَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ - اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَ لَا بَعْدَهُمَا - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوا يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَ

يَأْكُلُهُنَّ وَ تَرًا - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَ لَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَكَيِّمًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ وَعَظَ النَّاسَ وَ ذَكَرَهُمْ وَ حَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ وَ

مَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَ مَعَ بِلَالٍ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ وَعَظَهُنَّ وَ ذَكَرَهُنَّ - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - لِهَذَا

13

أَيُّهَا الْإِخْوَةُ عَلَيْكُمْ بِالتَّقْوَى فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ خَيْرَاتٍ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۖ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ
يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۚ وَقَالَ أَيْضًا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ
أَجْرًا - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ - أَقُولُ
قَوْلِي هَذَا وَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ
وَ الْجَنَّةَ لِي وَ لَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ -

عيد الاضحى كاپهلا خطبه

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ -
إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَسْأَلُهُ مِنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضِلَّ
فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ -
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا أَمَّا بَعْدُ ! - فَأَعُوذُ
بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَ مِنْ هَمَزِهِ وَ نَفْحِهِ وَ نَفْثِهِ -
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَئِنْ مِنْ شَيْعَةٍ لِابْرَاهِيمَ
لَاجَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۖ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۖ أَفَبِكُلِّ إِلَهَةٍ دُونِ
اللَّهِ تُرِيدُونَ ۖ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ فَنَظَرْنَا نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۖ فَقَالَ لَبَّى سَاقِمٌ ۖ

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۖ فَرَأَى إِلَى آلِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۖ مَا لَكُمْ لَا تَحْكُمُونَ ۖ فَرَأَى عَلَيْهِمُ
ضُرَابًا مَائِيًا ۖ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزْفُونَ ۖ قَالَ اتَّعَبِدُونَ مَا تَخْتُونُونَ ۖ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا
تَعْمَلُونَ ۖ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْبَحْرِ ۖ فَارَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمْ الْأَسْفَلِينَ ۖ
وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي سَيَّهْدِي ۖ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الطَّالِبِينَ ۖ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ
حَلِيمٍ ۖ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَئِي إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى
قَالَ يَا بَنِيَّ افْعَلْ مَا تُؤْمُرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّادِقِينَ ۖ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۖ
وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۖ إِنَّ هَذَا لَهُوَ
الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۖ وَقَدَيْنَاهُ لِيَذَّبَ الْبَعْثَ ۖ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۖ سَلَّمَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۖ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِمَّنْ
الصَّالِحِينَ ۖ وَبَرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَى إِسْحَاقَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ۖ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ -

دوسرا خطبه

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ -
الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نُؤْمِنُ بِهِ وَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضِلَّهُ
فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ حُدَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ - صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا
كَثِيرًا أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ - وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى
مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۚ فَالْهُكْمُ إِلَهُ ۚ وَ أَحَدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۚ وَبَشِّرِ
الْمُخْلِصِينَ ۖ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَ الصَّادِقِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ

وَالْمُقِيمِ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ وَالْيَدْنَ جَعَلْنَاهَا كَمَنْ شَاءَ اللَّهُ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۚ فَادْكُرُوا اللَّهَ عَلَيْهَا صَوَافً ۚ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْقَائِمَ وَالْمُعْتَرِّ ۚ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ لَنْ يَبَالِ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا يَمَآءُهَا ۚ لَكِنْ يَبَالِ اللَّهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ ۚ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتَكْبِرُوا وَاللَّهُ عَلَى مَا هَذَا كَمٌ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُدْفِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۚ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ -

وَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْمُرْ ۚ إِنَّ شَرِّكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۚ - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ -

وَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۚ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ -

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ آدَمِيُّ مَنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَ أَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطَبِّبُوا بِهَا نَفْسًا - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ -

وَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ قَالُوا فَالْصُّوْفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ -

ہم اپنی کتابوں پر نہ تو کوئی قیمت وصول کرتے ہیں، اور نہ کسی پران کی طباعت و اشاعت کے سلسلے میں پابندی لگاتے ہیں